صرف احمدی احباب کی تعلیم وتربیت کے لئے

بدھ 13۔اپریل 2016ء

روزنامہ
1913ء سے جاری شدہ
FR-10

الفضل

The ALFAZL Daily
ٹیلی فون نمبر 047-6213029

web: http://www.alfazl.org
email: editoralfazl@gmail.com

ایڈیٹر: عبدالسمیع خان

بدھ 13۔اپریل 2016ء 5رجب 1437 ہجری 13شہادت 1395 ہش جلد 66-101 نمبر 84

شاہد و نذیر

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

یقیناً ہم نے تجھے ایک گواہ اور بشارت دینے والے اور ڈرانے والے کے طور پر بھیجا۔ تا کہ تم اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لاؤ اور اس کی مدد کرو اور اس کی تعظیم کرو اور صبح وشام اس کی تسبیح کرو۔

اخلاق عالیہ رفقاء حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ خطبہ جمعہ فرمودہ 7 دسمبر 2012ء میں فرماتے ہیں۔

حضرت کریم الدین صاحب (رفیق حضرت مسیح موعود) بیان کرتے ہیں جنہوں نے 1896ء میں بیعت کی اور اُسی سال ان کو حضرت مسیح موعود کی زیارت بھی نصیب ہوئی۔ کہتے ہیں کہ 1896ء کے تقریباً نصف حصہ میں بذریعہ خواب بندہ کو (یعنی کہ ان کو اُس سال کے مئی جون کے قریب) خواب میں ایک دفعہ حضرت مسیح موعود کی زیارت جبکہ حضور اونٹنی پر سوار تھے، ہوئی۔ (خواب میں دیکھا حضرت مسیح موعود اونٹنی پر سوار تشریف لا رہے ہیں) کہتے ہیں پھر بندہ کو حضور کی زیارت بصورت اکیلے ہونے کے جبکہ ایک ایسے کھیت میں سے گزر رہے تھے جو کہ تازہ تازہ جوتا گیا تھا اور جس میں مٹی کے ابھی بڑے بڑے ڈھیلے تھے اور حضور اس میں سے میری طرف کو آ رہے تھے، ہوئی۔ (یعنی یہ بھی خواب بیان کر رہے ہیں) اور حضور نے بڑے تپاک اور محبت سے بندہ سے مصافحہ کیا اور بندہ اس حالت میں بہت خوش ہوا۔ خواب ہی میں اس سے پہلے ایک پیر سے میری ملاقات ہوئی۔ میں نے مصافحہ کے لئے ہاتھ بڑھایا اور اس پیر نے میرے ہاتھ کو پرے ہٹا کر کہا کہ چل بے دین۔ کہتے ہیں اس کے بعد حضور سے ملاقات ہوئی اور حضور بڑے تپاک سے ملے۔

حضرت میاں اللہ دتہ صاحب بیان کرتے ہیں جنہوں نے 1900ء میں بیعت کی اور 1905ء میں ان کو حضرت مسیح موعود کی زیارت نصیب ہوئی۔ کہتے ہیں میں ماہل پور ضلع ہوشیار پور کا رہنے والا ہوں۔ جس وقت چاند اور سورج کو گرہن لگا اُس وقت میری عمر قریباً دس بارہ برس تھی اور اُس وقت مَیں نے اپنے استاد کے ساتھ قرآنِ کریم اور نوافل بھی پڑھے تھے۔ 1897ء یا 1898 میں ہمارے گاؤں میں حضرت مسیح موعود کا ذکر پہنچ گیا تھا کہ قادیان ضلع گورداسپور میں حضرت مہدی آ گئے ہیں۔ یہ ذکر شیخ شہاب الدین صاحب کی معرفت پہنچا تھا۔ دو تین سال باہم تبادلہ خیالات ہوتا رہا۔ سن 1900ء کے قریب اس عاجز نے حضرت مسیح موعود کو خواب میں قادیان میں دیکھا۔ اگرچہ میں خود قادیان نہیں آیا تھا۔ اُس خواب سے میری تسلی ہوگئی۔ (پہلے قادیان کبھی نہیں دیکھا تھا لیکن قادیان خواب میں دیکھا۔ خواب سے تسلی ہوگئی) اور سوچا کہ جتنی جلدی ہو سکے بیعت کر لوں۔ کہتے ہیں میں ایک پیسے کا کارڈ لے کر قاضی شاہ دین صاحب کے پاس گیا اور کہا کہ چونکہ مَیں نے حضرت مسیح موعود کی زیارت کر لی ہے اور اُس کے متعلق تسلی ہوگئی ہے اس لئے میرا بیعت کا خط لکھ دو اور انگوٹھا لگوا لو۔ انہوں نے کہا کہ ابھی ٹھہرو، چند دن کے بعد بیعت کنندگان کی فہرست بنا کر بھیجیں گے۔ کہتے ہیں جہاں تک مجھے علم ہے قریباً چالیس آدمیوں کی فہرست بنا کر بھیجی گئی جنہوں نے بیعت کی تھی جس میں میرا نام بھی تھا۔

(الفضل 29 جنوری 2013ء)

جامعہ احمدیہ میں داخلہ کے خواہشمند متوجہ ہوں

جامعہ احمدیہ ربوہ میں داخلہ میٹرک /ایف اے کے نتیجہ کے بعد ہوگا۔ میٹرک پاس کے لئے عمر کی حد 17 سال اور ایف اے پاس کے لئے 19 سال ہے۔ جو نوجوان بطور واقف زندگی جامعہ احمدیہ میں داخل ہونے کی خواہش رکھتے ہوں ان کو داخلہ کی تیاری کے لئے درج ذیل باتوں پر خاص توجہ دینی چاہیے۔

1۔ پنجگانہ نماز باجماعت۔

2۔ روزانہ تلاوت قرآن کریم درست تلفظ کے ساتھ۔

3۔ مطالعہ احادیث خصوصاً چہل احادیث، چالیس جواہر پارے۔

4۔ مطالعہ سیرت حضرت اقدس محمد مصطفےٰ ﷺ۔

5۔ مطالعہ کتب حضرت مسیح موعود۔

6۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا خطبہ جمعہ Live سننا اور ایم ٹی اے پر نشر ہونے والے حضور انور کے دیگر پروگرام۔

7۔ حضرت مسیح موعود کے خلفاء اور خاندان کے متعلق واقفیت۔

8۔ بنیادی جماعتی تاریخ سے واقفیت

9۔ مطالعہ روزنامہ الفضل خصوصاً پہلا صفحہ۔

10۔ ماہنامہ خالد اور تشحیذ الاذہان کا مطالعہ۔

11۔ ابتدائی عربی زبان سیکھنا، اردو سیکھنا اور اردو بول چال کی مشق، انگریزی زبان کو بہتر بنانا، کتب یا اخبارات میں سے کوئی حصہ بلند آواز سے پڑھنے کی مشق کرنا۔

12۔ اپنے وقف اور جامعہ میں داخلہ کے لئے روزانہ دعا کرنا۔

13۔ میٹرک کا رزلٹ آتے ہی رزلٹ کارڈ کی فوٹو کاپی وکالت ہذا کو ارسال کریں۔

(وکیل التعلیم تحریک جدید ربوہ)

پبلشر و پرنٹر: طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ .... مطبع: ضیاء الاسلام پریس .... مقام اشاعت: دارالنصر غربی چناب نگر ربوہ .... قیمت 6 روپے

اداریہ

گیمبیا میں احمدیت کا پیغام کیسے پہنچا

مکرم منور احمد خورشید صاحب مربی سلسلہ نے افریقہ کے کئی ملکوں میں خدمات سرانجام دی ہیں۔ انہوں نے اپنی یادیں ''ارضِ بلال'' کے نام سے مرتب کی ہیں اور یہ کتاب لندن سے 2015ء میں شائع ہوئی پاکستان میں فی الحال دستیاب نہیں۔

مصنف گیمبیا میں احمدیت کا پیغام پہنچنے کا حیرت انگیز واقعہ اس طرح ذکر کرتے ہیں۔

گیمبیا کی ایک لڑکی اعلیٰ تعلیم کے لئے سیرالیون گئی۔ وہاں اسے کسی دکان پر نماز کی ایک کتاب ملی جس میں عربی زبان کے ساتھ انگریزی ترجمہ بھی تھا۔ اس لڑکی نے اپنے ملک میں کبھی ایسی کتاب نہ دیکھی تھی۔ اس نے وہ کتاب خرید لی اور گیمبیا میں اپنے ایک عزیز کو بھجوادی۔ یہ کتاب صدر انجمن احمدیہ قادیان کی شائع شدہ تھی۔ ایک نوجوان مسٹر بارہ انجائے (Bara Injoy) نے قادیان میں جماعت سے رابطہ کیا اور مزید دینی کتب کے لئے درخواست کی۔ اسے جماعت نے مزید کتب ارسال کیں اور بتایا کہ آپ کے علاقہ نائیجیریا میں ہمارا مشن ہے۔ وہاں رابطہ کر کے مزید لٹریچر اور معلومات حاصل کر سکتے ہیں۔ اس زمانہ میں مکرم نسیم سیفی صاحب نائیجیریا کے مشنری انچارج تھے۔ سب سے پہلے نائیجیریا سے ایک معلم مکرم حمزہ سنی الو صاحب گیمبیا تشریف لائے اور تقریباً ایک سال تک بانجول میں دعوت الی اللہ کرتے رہے۔ ان کے بعد گھانا جماعت کی طرف سے ایک لوکل معلم مکرم سعید جبریل صاحب (والد محترم مرحوم احمد جبریل سعید نائب امیر جماعت احمدیہ گھانا) چند ماہ کے لئے تشریف لائے۔ اس زمانہ میں چونکہ گیمبیا میں باقاعدہ جماعت قائم نہ ہوئی تھی اس لئے مکرم سعید صاحب اپنے گلے میں ایک بیگ ڈالے رکھتے تھے جس پر احمدیت لکھا ہوا تھا اور اس طرح گھوم پھر کر لوگوں کو مختلف طریقوں سے اپنی طرف متوجہ کر کے احمدیت کا پیغام پہنچاتے رہتے۔

اس طرح کافی لوگ بانجول اور اس کے مضافات میں جماعت کے نام سے شناسا ہو گئے اور کچھ لوگ جماعت کے کافی قریب بھی آگئے اور پڑھے لکھے نوجوانوں کا مرکز احمدیت قادیان کے ساتھ بذریعہ خط و کتابت اچھا خاصا رابطہ قائم ہو گیا اور وہاں سے اخبارات و رسائل بھی باقاعدگی کے ساتھ آنے شروع ہو گئے۔

ان کے بعد 1961ء میں مکرم چوہدری محمد شریف صاحب پاکستان سے بطور مشنری گیمبیا تشریف لائے۔ ان کا قیام مسٹر بارہ انجائی کے مکان پر تھا۔ یہ مکان رانکلن سٹریٹ بانجول میں تھا۔ اس لحاظ سے ہم اس گھر کو جماعت احمدیہ کا پہلا احمدیہ مشن ہاؤس کہہ سکتے ہیں۔

مکرم چوہدری محمد شریف صاحب کی آمد پر باقاعدہ مخالفت شروع ہو گئی۔ اس وقت بانجول شہر کے مرکزی امام الحاج محمد لامن باہ تھے۔ جنہوں نے شہر کے چیدہ چیدہ لوگوں کو ساتھ ملا کر جماعت کے خلاف گورنر کے پاس جا کر جماعت کی مخالفت شروع کی کہ ایک نیا دین ہمارے شہر آ گیا ہے جو ہم سب کے لئے بہت خطرناک ہے اس لئے آپ ان کے مربی کو ملک بدر کر دیں۔ گورنر ایک انگریز عیسائی تھا۔ اس نے کہا کہ میں کس طرح اس مربی کو اس شہر سے نکال سکتا ہوں۔ اس نے بانجول شہر کے مسلم سرکردہ ارباب اختیار اور معززین کی ایک میٹنگ بلائی اور سب سے اس مسئلہ پر بات چیت کی۔ وہاں پر سب زعماء شہر نے اپنی اپنی رائے دی۔

مولانا محمد شریف صاحب بھی اس میٹنگ میں موجود تھے۔ گورنر کے دفتر میں مخالفین جماعت نے بڑی تقریریں کیں اور ہر قسم کے ہتھکنڈے استعمال کئے اور دھمکیاں دیں۔ اس پر چوہدری محمد شریف صاحب نے بڑے اعتماد سے یہ کہا کہ ہم سچے ہیں اور بہت جلد ملک بھر میں ہماری جماعتیں قائم ہوں گی اور اگر نعوذ باللہ ہماری جماعت جھوٹی ہے تو از خود ختم ہو جائے گی۔ گورنر نے کہا اس بات کی ضرورت نہیں، فی الحال تین دن کے اندر اندر مجھے ان لوگوں کے نام ان کے دستخطوں کے ہمراہ لا دیں جو آپ کے ساتھ ہیں تو اس کے بعد میں فیصلہ کروں گا۔

خدا تعالیٰ کی شان دیکھیں کہ شہر کے پڑھے لکھے بہت سے نوجوان اور بعض امام کے سیاسی مخالفین بھی احمدی احباب کے ساتھ مل گئے۔ اس طرح تین دن کے اندر ان لوگوں نے تقریباً ایک ہزار افراد کے دستخط شدہ پیپرز گورنر کے دفتر میں جمع کرا دیئے جس پر گورنر نے کہا کہ میں اس جماعت کو اپنے ملک سے کیسے نکال سکتا ہوں جس کے ماننے والے صرف بانجول میں اتنی بڑی تعداد میں ہیں۔ اس پر امام اور اس کے چیلوں نے بہت شور مچایا مگر بے سود! اس طرح خدا تعالیٰ کے فضل سے معجزانہ طور پر جماعت احمدیہ کا قیام گیمبیا میں عمل میں آیا۔

دراصل گورنر نے جماعت کی بابت انگریز حکومت کے مرکز انگلستان سے رپورٹ منگوائی جس میں جماعت کے حکومت سے تعاون اور اس کے قابل اعتماد ہونے اور اعلیٰ اخلاق کا ذکر تھا۔ مکرم مرزا عبدالحق صاحب (استاد نصرت ہائی سکول گیمبیا) نے اس خط کی فوٹو کاپی جماعت احمدیہ گیمبیا کے مرکزی دفتر میں سن اسّی کی دہائی میں دیکھی تھی۔

پھر اس تصرف الٰہی کے بعد سخت سے سخت دل بھی موم ہوتے چلے گئے۔ چراغ سے چراغ جلتے گئے جس کے نتیجہ میں گیمبیا بھر میں مسیح پاک کے دیوانے پیدا ہو گئے۔ خدا تعالیٰ کے فضل سے خلفاء عظام کے ارشادات کی تعمیل میں بہت سے بھائیوں کو گیمبیا میں مختلف میدانوں میں بطور واقف زندگی یا عارضی وقف کے طور پر خدمت دین کی توفیق ملی۔ ہر کسی نے کمال اخلاص اور وفا سے اس کا حق ادا کیا۔ ان میں جوان بھی تھے اور بوڑھے بھی تھے، لیکن جذبہ ہر ایک کا جوان تھا۔

ایک بزرگ ڈاکٹر صاحب پاکستان سے خدمت دین کے جذبہ سے سرشار گیمبیا تشریف لائے۔ ان کا اسم گرامی مکرم ڈاکٹر سید ضیاء الحسن صاحب تھا۔ وہ پاکستان آرمی میں بریگیڈیئر کے اعلیٰ عہدہ پر فائز رہ چکے تھے۔ ایک بریگیڈیئر کے وسائل، طرز زندگی اور سہولیات کا اندازہ تو ہم سب کر سکتے ہیں۔ خلیفۂ وقت کی ایک آواز پر، بڑھاپے کے ایام میں اب سب سہولیات کو خیر باد کہہ کر اکیلے ہی اس میدان جہاد میں کود پڑے اور مکرم مولانا داؤد حنیف صاحب نے انہیں بصے نامی قصبہ میں بھجوا دیا۔ یہاں موسم نہایت سخت گرم ہوتا ہے۔

ڈاکٹر صاحب موصوف کا کلینک اور رہائش ایک ہی مکان میں تھے۔ یہ مکان کرایہ پر لیا گیا تھا۔ اس کے ہمسایہ میں ایک نائٹ کلب تھا جو سر شام اپنے پروگرام شروع کرتا اور صبح تک اس کا شور وغل جاری وساری رہتا۔ میوزک اور گانوں کی آوازیں پورے ماحول میں گونجتی رہتیں۔ عام حالات میں اس مکان میں سونا ناممکن تھا۔ ایک دفعہ کسی دوست نے مکرم ڈاکٹر صاحب سے پوچھا، کیا آپ کو یہ شور وغل پریشان نہیں کرتا؟ ڈاکٹر صاحب کہنے لگے، اب تو اس قدر عادی ہو گیا ہوں کہ اگر یہ شور وغل نہ ہو تو نیند نہیں آتی۔

کہتے ہیں ایک دفعہ ڈاکٹر صاحب کی اہلیہ محترمہ نے پاکستان سے انہیں خط لکھا۔ ظاہر ہے، بیوی بچے پاکستان میں تھے اور ڈاکٹر صاحب اس بڑھاپے کے دنوں میں پردیس میں اکیلے تھے۔ اس لئے اہل خانہ کو فکر دامن گیر تھی اور پوچھا کہ آپ کے ساتھ کون کون ہوتا ہے؟ کھانا وغیرہ کون پکاتا ہے؟ اس پر ڈاکٹر صاحب نے انہیں جواب میں لکھا، میرا ایک نوکر ہے۔ صبح سویرے مجھے جگاتا ہے۔ نماز کے بعد وہ میرے لئے ناشتہ تیار کرتا ہے اس کے بعد کلینک کھولتا ہے۔ جب تھک کر گھر آتا ہوں۔ تو وہ میرے لئے چائے بناتا ہے۔ پھر دوپہر کا کھانا بناتا ہے۔ اسی طرح گھر کی صفائی وغیرہ کرتا ہے۔ پھر شام کا کھانا تیار کرتا ہے اور مجھے پیش کرتا ہے۔ وہ نوکر میرا بہت خیال رکھتا ہے، آپ بالکل فکر نہ کریں اور اس نوکر کا نام ضیاء الحسن ہے۔

خدا رحمت کند ایں عاشقان پاک طینت را

مکرم باسل احمد بشارت صاحب

خدا ترس بزرگ اور دوسری صدی کے مجدد

سیرت وسوانح حضرت عمر بن عبد العزیزؒ

نام ونسب

آپ کا نام عمر اور ابوحفص کنیت تھی۔ آپ کے والد محترم کا نام عبد العزیز اور والدہ کا نام امّ عاصم ہے۔ آپ کے والد بنو امیہ میں ایک ممتاز اور خاص مقام رکھتے تھے اور مصر کے گورنر تھے اور ان کے گورنری کا زمانہ قریباً اکیس سال کے ایک طویل عرصہ پر محیط تھا۔ حضرت عمر بن عبد العزیز کی والدہ ام عاصم حضرت عاصمؓ بن عمر بن خطاب کی صاحبزادی تھیں۔ اس لحاظ سے حضرت عمرؓ خلیفۂ راشد آپ کے پڑنانا ہوئے۔

پیدائش

نافع سے مروی ہے کہ حضرت عمرؓ بن الخطاب نے فرمایا: ’’کاش اپنی اولاد میں سے مجھے وہ شاندار شخص معلوم ہوتا جو زمین کو اسی طرح عدل سے بھر دے گا جس طرح وہ ظلم سے بھری ہوگی‘‘۔

(طبقات ابن سعد جزء5 صفحہ 330)

نافع نے روایت کی ہے کہ ’’میں اکثر ابن عمرؓ کو کہتے سنا کرتا تھا کہ اولاد عمرؓ میں وہ کون شخص ہے جس کے چہرے پر علامت ہے اور جو زمین کو عدل سے بھر دے گا‘‘

عبداللہ بن دینار سے مروی ہے کہ حضرت ابن عمرؓ نے فرمایا کہ ’’ہم لوگ بیان کیا کرتے تھے کہ یہ حکومت ختم نہ ہوگی تاوقتیکہ اولاد عمرؓ میں سے اس امت کا والی ایک ایسا شخص نہ ہو جو عمرؓ کے نقش قدم پر چلے اور چہرے پر ایک مسّا ہو۔ یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ عمر بن عبد العزیز کو لایا، ان کی والدہ ام عاصم بنت عاصم بن عمر بن الخطاب تھیں۔‘‘

(طبقات ابن سعد جزء5 صفحہ 330، 331)

اس پیشگوئی کے مصداق حضرت عمر بن عبد العزیز مصر کے ایک گاؤں حلوان میں 62ھ میں پیدا ہوئے۔ (تاریخ الخلفاء جزء1 ص 171)

علامہ ذہبی کے نزدیک آپ کی پیدائش مدینہ منورہ میں ہوئی۔ (تذکرۃ الحفاظ جزء1 صفحہ 118)

تعلیم وتربیت

آپ کا بچپن مدینہ منورہ میں گزرا اور حضرت عبداللہ بن عمرؓ کے زیر سایہ تربیت پائی اور صالح بن کیسان ان کے اتالیق مقرر ہوئے۔ آپ نے بچپن میں ہی قرآن کریم حفظ کیا اور فصاحت وبلاغت اور شعر وشاعری کا علم حاصل کیا۔ آپؒ نے مدینہ کے متعدد علماء وفقہاء سے علم حاصل کیا۔ علوم دینیہ میں آپ بڑے پایہ کے عالم تھے۔ علامہ ذہبی لکھتے ہیں: ’’وہ بڑے امام، بڑے فقیہہ، بڑے مجتہد، حدیث کے بڑے ماہر اور معتبر، حافظ، سند اور نرم خو تھے‘‘ (تذکرۃ الحفاظ جزء1 صفحہ 118)

میمون بن مہران کہا کرتے تھے کہ ہم عمرؒ کے پاس اس خیال سے آئے تھے کہ ہم سے وہ کچھ سیکھیں لیکن ہم کو معلوم ہوا کہ ہم خود ان کے شاگرد ہیں۔ آپ کے نزدیک علماء شاگردوں کی طرح ہوتے تھے۔‘‘ عبدالملک کے بعد ولید بن عبدالملک کے زمانہ میں جب مدینہ کے گورنر مقرر ہوئے تو مدینہ کے علماء وصلحاء آپ کے ہم جلیس رہے۔

(فتح الباری جزء2 صفحہ 3، تذکرۃ الحفاظ جزء1 صفحہ 118)

مدینہ کی گورنری

حضرت عمر بن عبد العزیز 87ھ تا 93ھ مدینہ کے گورنر رہے۔ اس دور میں مکہ اور طائف بھی ان کے زیر حکومت تھے۔ آپؒ نے مسجد نبوی کی از سرنو تعمیر کروائی اور ولید بن عبد الملک کے ایماء پر مسجد میں ایک فوارہ بھی تعمیر کروایا۔ مسجد نبوی کے ساتھ اطراف مدینہ کی مساجد جن میں رسول اللہ ﷺ نے نماز ادا فرمائی تھی ان کو منقش پتھروں سے تعمیر کروایا۔ (فتح الباری جزء1 ص 571)

مدینہ میں مختلف جگہوں پر کنوئیں کھدوائے۔

آپؒ نے متعدد بار امیر الحجاج کا فریضہ سرانجام دیا۔

93ھ میں ولید بن عبد الملک نے حضرت عمر بن عبد العزیز کو بوجوہ معزول کر کے خالد بن عبداللہ کو مکہ کا اور عثمان بن حیان کو مدینہ کا گورنر مقرر کیا۔

(تاریخ طبری جزء4 ص 11 تا 19)

سلیمان بن عبد الملک کی وفات اور خلعت خلافت

ولید بن عبد الملک کے بعد سلیمان بن عبد الملک خلیفہ مقرر ہوئے۔ سلیمان کو آپ پر بے حد اعتماد تھا اور اہم امور میں آپ سے مشورہ ومعاونت لیتا تھا۔

99ھ میں سلیمان بن عبد الملک کی وفات ہوئی تو رجاء بن حیات نے بنو امیہ کو مسجد وابق میں جمع کر کے ان سے نئے سرے سے سلیمان کے فرمان پر نئے خلیفہ کے لئے بیعت لی۔ جب اسے معاہدہ کے استحکام کا یقین ہوگیا تو اس نے سلیمان کی وفات کی خبر سنائی اور فرمان کھول کر پڑھا جس میں حضرت عمر بن عبد العزیز کا نام تھا۔ حضرت عمر بن عبد العزیز انا للہ پڑھ رہے تھے کہ یہ بارِ عظیم مجھ پر کیسے آن پڑا۔

بیعت ہو جانے کے بعد سلیمان بن عبد الملک کی نماز جنازہ آپ نے پڑھائی۔ تجہیز وتکفین کے بعد شاہی سواری آئی لیکن آپ نے اسے ناپسند کیا اور اپنے خچر پر سوار ہوگئے۔ لوگوں نے قصر خلافت کی طرف لے جانا چاہا تو فرمایا کہ جب تک سلیمان کے اہل وعیال وہاں سے منتقل نہ ہوں میں اپنے خیمہ میں رہوں گا۔

(تاریخ طبری جزء4 صفحہ 59-60، طبقات ابن سعد جزء5 ص 338)

بحیثیت خلیفہ

آپ کی خلافت کے بارہ میں لوگوں نے خوابیں دیکھی تھیں۔ خلافت کا آغاز آپ نے امن کے پیغام سے کیا۔ کتاب اللہ، دین اللہ اور سنت رسول کو مستحکم کرنے اور اپنانے پر زور دیا۔

(سیرۃ عمر بن عبد العزیز جزء1 ص 40)

حضرت عمر بن عبد العزیز نے مسلمانوں میں جمہوریت کو از سرنو زندہ کیا اور اسلامی سیاست کی تجدید کر کے اس کو صحیح اسلامی تعلیم کے مطابق مقرر کر دیا۔ خلافت اسلامیہ کی بنیاد کتاب وسنت اور آثار صحابہ پر قائم کی۔ اسی بناء پر علمائے امت نے ان کو خلفائے راشدین میں شمار کیا ہے اور دوسری صدی کا مجدد قرار دیا ہے۔ بنو امیہ کے حکمرانوں نے لوگوں کے مال وجائیداد پر جو ظالمانہ قبضہ کیا تھا ان کو واپس دلانا ایک مجدد کا سب سے اولین فرض تھا۔ آپ نے سب سے پہلے یہی کام کیا جس پر خاندان بنو امیہ نے برہمی کا اظہار کیا۔ خلیفہ بنتے ہی فدک کے متعلق رسول اللہ ﷺ اور خلفائے راشدین کے طرز عمل کا پتہ کیا جب حقیقت کا پتہ چلا تو آپ نے قریش اور دیگر قبائل کو جمع کر کے کہا کہ فدک آنحضور ﷺ کے ہاتھ میں تھا، ان کے بعد حضرت ابوبکرؓ اور بعد میں حضرت عمرؓ اس کا انتظام فرماتے رہے۔ آخر میں مروان نے اس کو اپنی جاگیر میں داخل کرلیا اس کے بعد وہ میرے قبضہ میں آیا اور میں تم کو گواہ بناتا ہوں کہ فدک کی جو حالت عہد رسالت میں تھی اس کو اسی طرف لوٹاتا ہوں۔ (سنن ابوداؤد کتاب الخراج)

اسی طرح امراء نے اپنے علاقوں میں اپنے اغراض کے لیے جو ظالمانہ رقمیں اور نذرانے مقرر کر رکھے تھے وہ ختم کروائے اور ظالم عمّال کو معزول کر دیا۔ حضرت عمر بن عبد العزیز اپنی امارت کے دور میں نہایت شان وشوکت سے رہتے تھے لیکن خلافت کے زمانہ میں نہایت سادہ زندگی بسر کی۔ لباس اور غذا نہایت سادہ تھی۔

(سیرۃ عمر بن عبد العزیز لابن عبد الحکم جزء1 صفحہ 43)

بحیثیت فاتح

آپ اسلامی تاریخ میں ایک فاتح کی حیثیت سے تو معروف نہیں لیکن آپ کا عہد خلافت جنگی مہمات سے خالی نہ تھا۔ سلیمان بن عبد الملک نے روم کی طرف فوج بھیج رکھی تھی جو رسد کی کمی کی وجہ سے پریشان حال تھی۔ خلیفہ بنتے ہی آپ نے ان کو کمک مع رسد بھجوائی۔ اسی طرح جب ترکوں نے آذر بائیجان پر حملہ کیا اور بہت سے مسلمانوں کو شہید کیا اور قیدی بنایا تو آپ نے ابن حاتم بن نعمان باہلی کو روانہ کیا جنہوں نے وہاں مسلمانوں کو بچایا اور مجرمین کو سزا دی۔ اندلس وغیرہ کی طرف بھی انہوں نے کثرت ساز وسامان کے ساتھ فوجیں بھجوائیں۔ ہندوستان میں جنگیں تو بنو امیہ کے دور سے کافی عرصہ پہلے سے ہی شروع ہو چکی تھیں۔ آپ کے دور میں بھی کسی قدر اس میں اضافہ ہوا۔

100ھ میں عراق میں فرقہ حروریہ نے سر اٹھایا تو آپ نے اپنے عامل عبد الحمید کو ایک دور اندیش سردار کی کمان میں فوج بھجوانے کا حکم دے کر کہا کہ ’’جب تک یہ لوگ خون ریزی اور فتنہ فساد نہ کریں ان سے کسی قسم کا تعرض نہ کیا جائے۔‘‘ عبد الحمید نے محمد بن جریر بن عبداللہ بجلی کو حضرت عمر بن عبد العزیز کا حکم سنا کر دو ہزار سپاہیوں کے ساتھ بھیجا۔ حضرت عمر بن عبد العزیز نے خود بسطام سردار خوارج کو خط لکھا اور مناظرہ کی دعوت دی۔ بسطام راضی ہوگیا اور دو اشخاص کو مناظرے کے لیے بھیجا۔ جس کا کوئی خاص نتیجہ نہ نکلا۔ خیر جنگ ہوئی عبد الحمید نے شکست کھائی پھر مسلمہ بن عبد الملک کی قیادت میں اہل شام کی فوج بھیجی جس نے فتح حاصل کی۔

(تاریخ طبری جزء4 ص 62،61)

وفات وتدفین

حضرت عمر بن عبد العزیز نے 25 رجب 101ھ میں زہر خورانی کی وجہ سے بیس روز بیمار رہنے کے بعد بمقام دیر سمعان وفات پائی اور وہیں دفن ہوئے۔ آپ کی وفات ایک سازش کا نتیجہ تھی۔ اس وقت آپ کی عمر 39 برس تھی۔ آپ دو برس، پانچ مہینے اور چار دن مسند خلافت پر متمکن رہے۔

(طبقات ابن سعد جزء5 ص 408، تاریخ طبری جزء4 ص 68)

آپ نے اپنی قبر کے لیے زمین اپنی زندگی میں ہی خرید لی تھی اور خالد بن ابی بکر سے مروی ہے کہ (حضرت) عمر بن عبد العزیز نے وصیت کی تھی کہ انھیں پانچ سوتی کپڑوں کا کفن دیا جائے جن میں کرتہ اور عمامہ بھی ہو۔ انھوں نے کہا کہ ابن عمرؓ کے اعزہ میں سے جو مرتا تھا وہ اس کو اسی طرح کفن دیتے تھے۔ بوقت وفات آپ کی زبان پر یہ آیت تھی:

تلک الدار الآخرۃ ......۔ (القصص: 84)

(طبقات ابن سعد جزء5 صفحہ 406)

شاہ روم کا اظہار افسوس

محمد بن معبد کا بیان ہے کہ میں شاہ روم کی

خدمت میں حاضر ہوا تو اس کو نہایت غمزدہ حالت میں زمین پر بیٹھا ہوا پایا۔ میں نے پوچھا کیا حال ہے؟ بولا جو کچھ ہوا تم کو خبر نہیں؟ میں نے کہا کہ کیا ہوا؟ بولا: مرد صالح کا انتقال ہو گیا، میں نے کہا وہ کون۔ بولا: عمر بن عبدالعزیز۔ پھر کہا ”اگر عیسیٰ علیہ السلام کے بعد کوئی مُردوں کو زندہ کرسکتا تو حضرت عمر بن عبدالعزیز ہی کر سکتے تھے، مجھے اس راہب کی حالت پر کوئی تعجب نہیں جس نے اپنے دروازے کو بند کر کے دنیا کو چھوڑ دیا اور عبادت میں مشغول ہو گیا، مجھے اس شخص کی حالت پر تعجب ہے جس کے قدموں کے نیچے دنیا تھی اور اس نے اس کو پامال کر کے راہبانہ زندگی اختیار کی۔“

(تاریخ دمشق لابن عساکر جزء56 صفحہ 15)

ازواج واولاد

حضرت عمر بن عبدالعزیز کی تین بیویاں تھیں جن میں سے ایک بیوی عبدالملک بن مروان کی صاحبزادی فاطمہ بنت عبدالملک تھیں۔ اس کے علاوہ ایک امّ الولد تھی۔ آپ کی اولاد کی مجموعی تعداد 16 تھی۔

اخلاق وعبادات

حضرت عمر بن عبد العزیز درویش صفت، نہایت خوش خلق حلیم الطبع، متحمل مزاج اور نرم خو انسان تھے۔ دنیاوی شان وشوکت سے بالکل بیزار تھے۔ متانت، سنجیدگی اور شرم وحیا کا پیکر تھے۔ رحمدلی ان کا خاص وصف تھا۔ اپنے اعلیٰ اخلاق کی وجہ سے ہر دلعزیز تھے۔ آپ ہمیشہ علماء کی قدر کیا کرتے تھے اور ان سے مشورہ لیا کرتے تھے۔ عبادات کا خاص اہتمام کیا کرتے تھے۔ عام معمول یہ تھا کہ شام ہونے کے بعد آدھی رات تک امور خلافت انجام دیتے، آدھی رات کے بعد علماء سے صحبت رکھتے اور رات کا پچھلا پہر عبادت میں گزارتے۔ نماز فجر پڑھنے کے بعد پھر حجرے میں چلے جاتے اور اس وقت کوئی دوسرا نہیں جاسکتا تھا۔ آپ نے تقویٰ اور پرہیزگاری سے زندگی گزارا۔

احیائے شریعت وترویج سنتِ نبویہ

آپ نے احیائے شریعت، ترویج سنت نبویہ، امحائے بدعات اور تحفظ عقائد کے لئے بہت سعی کی اور اسے ایک خلیفہ کا نصب العین قرار دیا۔

حضرت انس بن مالکؓ روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کے بعد اس نوجوان یعنی حضرت عمر بن عبدالعزیز کے سوا کسی کے پیچھے ایسی نماز نہیں پڑھی جو رسول اللہ ﷺ کی نماز سے زیادہ مشابہت رکھتی ہو۔

(سنن ابوداؤد جلد اول حدیث نمبر 886)

یحییٰ سے مروی ہے کہ حضرت عمر بن عبدالعزیز سوموار اور جمعرات کا روزہ رکھا کرتے تھے۔

(طبقات ابن سعد جزء5 ص 333-332)

خشیت الٰہی اور محبت رسول واہل بیت

حضرت عمر بن عبدالعزیز خشیت الٰہی بہت رکھتے تھے۔ آپ کی زوجہ فاطمہ بنت عبدالملک بیان کرتی ہیں کہ خدا کی قسم میں نے عمر سے بڑھ کر کسی کو اللہ سے ڈرنے والا نہیں دیکھا۔

(طبقات ابن سعد جزء5، سیرت عمر بن عبدالعزیز جزء1 صفحہ 47)

محبت رسول ﷺ اور محبت اہل بیت ان میں کوٹ کوٹ کر بھری ہوئی تھی۔ آپ نے بنوامیہ کے دور سے جاری بدرسم خطبہ میں حضرت علیؓ کے خلاف الفاظ کے استعمال کو ختم کروایا۔

امن کا قیام

حضرت عمر بن عبدالعزیز نے اپنے عہد خلافت میں خلفائے راشدین کے عدل وانصاف اور مساوات کو قائم کر دکھایا۔ آپ کے عدل وانصاف کی وجہ سے لوگ اتنے خوشحال تھے کہ رسول اللہ ﷺ کی پیشگوئی جو عدی بن حاتم سے مروی روایت میں مذکور ہے کہ ایک شخص مٹھی بھر سونا یا چاندی لے کر ایسے شخص کو ڈھونڈے گا جو اسے قبول کرے لیکن اسے کوئی قبول کرنے والا نہ ملے گا، ظاہری طور پر آپ کے عہد خلافت میں پوری ہوتی نظر آتی ہے۔

یحییٰ بن سعید کا بیان ہے کہ مجھ کو حضرت عمر بن عبدالعزیز نے افریقہ کا صدقہ وصول کرنے کے لئے بھیجا۔ میں نے صدقہ وصول کر کے فقراء کو بلایا کہ ان میں تقسیم کر دوں لیکن مجھ کو کوئی فقیر نہ ملا کیونکہ حضرت عمر بن عبدالعزیز نے لوگوں کو امیر بنا دیا تھا۔ اس لئے میں نے صدقہ کی رقم سے غلام خرید کر آزاد کر دیئے۔

(سیرت عمر بن عبدالعزیز لابن عبدالحکم جز1 صفحہ 65)

آپ نے رعایا کے اموال اور حقوق کی حفاظت کی۔ جابجا سرائے بنوائے، مہمان خانے تعمیر کروائے اور ایک لنگر خانہ بنوایا جس سے فقراء ومساکین اور مسافر کھانا کھاتے تھے۔ سابق ظالمانہ طرز حکومت کو یکسر تبدیل کر دیا اور اس کی اصلاح کی۔

(طبقات ابن سعد جزء5 صفحہ 341)

عوام کی فلاح وبہبود

آپ کی خلافت کا زمانہ بہت کم تھا لیکن پھر بھی آپ نے بہت سی اصلاحات کیں اور خلافت کو اس سطح پر لائے جس پر خلفائے راشدین کی خلافت تھی۔ آپ نے بدعات کا خاتمہ کیا۔ بیت المال کی اصلاح کی۔ خراج، جزیہ اور ٹیکس وغیرہ ملکی محاصل کی اصلاح کی۔ ذمیوں کے حقوق اور ان کے مذہبی مقامات کو پورا تحفظ دیا۔ اسی طرح جیل خانہ کی اصلاح کی اور قیدیوں کے ساتھ ان مراعات کو قائم رکھا جو مقتضائے انسانیت ہیں۔ غرباء کی امداد کے لئے وظائف مقرر کئے اور بیت المال میں ایک مد قائم کی جس سے قرضداروں کا قرض ادا کیا جاتا تھا۔

(طبقات ابن سعد جزء5، سیرت عمر بن عبدالعزیز جزء1 صفحہ 63)

آپ نے اپنے عہد میں بہت سی مساجد کی تعمیر کروائی اور حدود حرم کی تجدید کروائی۔ (طبقات ابن سعد) اپنی زندگی میں صرف ایک محل خناصرہ میں تعمیر کروایا جس میں اکثر رہا کرتے تھے۔

(نہر الذھب فی تاریخ حلب جزء1 ص68)

فرض شناسی

حضرت عمر بن عبدالعزیز نے خلافت کا فریضہ پوری تندہی سے انجام دیا۔ سارادن رعایا کی فلاح و بہبود میں گزر جاتا۔ رات گئے تک اسی کام میں مشغول رہتے اور رات کے بقیہ حصے میں عبادت اور استراحت فرماتے۔

(سیرت عمر بن عبدالعزیز جزء1 صفحہ 150)

آپ کے اس معمول کو دیکھ کر ایک روز آپ کے بھائی ریان بن عبدالعزیز نے مشورہ دیا کہ کبھی سیر وتفریح کے لیے باہر چلے جایا کریں تو فرمایا کہ اس دن کا کام کیسے پورا ہوگا؟ بھائی نے کہا کہ دوسرے دن ہوجائے گا۔ تو فرمایا کہ روز کا کام انجام پاجائے تو یہی بہت ہے، دو دن کا کام ایک دن میں کیسے پورا ہوگا؟

(تاریخ دمشق لابن عساکر جلد45 صفحہ 198)

اشاعت اسلام

آپ نے بادشاہوں کو بذریعہ خطوط اسلام کی دعوت دی اور ان میں سے بعض نے اسلام بھی قبول کیا اور اپنے نام عربی میں رکھے۔

(فتوح البلدان از علامہ بلاذری جزء1 صفحہ 425)

آپ کے حسن اخلاق کی وجہ سے آپ کے عہد میں ذمی کثرت سے مسلمان ہوئے۔

نیکی وبھلائی کا دوردورہ

حضرت عمر بن عبدالعزیز نے اپنے دور خلافت میں لوگوں میں روحانیت کو فروغ دیا اور نیکی و بھلائی کی طرف تحریض دلائی حتیٰ کہ نیکی پر ترغیب دلانے کی خاطر انعامات دینے کا بھی اعلان فرمایا۔

(سیرت عمر بن عبدالعزیز جزء1 صفحہ 121)

اور اس کا بہت مثبت نتیجہ نکلا۔ ایک راوی لکھتے ہیں ”جب وہ خلیفہ ہوئے تو باہمی ملاقات میں ایک شخص دوسرے شخص سے کہتا تھا کہ رات کو تم کون سا وظیفہ پڑھتے ہو؟ تم نے کتنا قرآن یاد کیا ہے؟ تم قرآن کب ختم کروگے؟ اور کب ختم کیا تھا؟ اور مہینے میں کتنے روزے رکھتے ہو؟“

(تاریخ طبری جزء4 ص29)

جمع وتدوین واشاعت احادیث نبویہ

آپ سے پہلے جمع وتدوین احادیث نبویہ کی طرف باقاعدہ توجہ نہیں کی گئی تھی اور صحیح بخاری، صحیح مسلم، مؤطا وغیرہ جیسی بلند پایہ کتب احادیث کا وجود تک نہ تھا۔ آپ نے تدوین حدیث کی طرف خصوصی توجہ کی اور قاضی ابوبکر بن حزم گورنر مدینہ کو لکھا کہ ”احادیث نبویہ کی تلاش کر کے ان کو لکھ لو کیونکہ مجھے علم کے مٹنے اور علماء کے فنا ہونے کا اندیشہ ہے اور نبی کریم ﷺ کی حدیث کے علاوہ کوئی حدیث قبول نہ کی جائے۔“

(بخاری کتاب العلم باب کیف یقبض العلم)

علامہ ابن حجر لکھتے ہیں کہ یہ حکم صرف گورنر مدینہ تک ہی محدود نہ تھا بلکہ تمام علاقوں کے گورنروں کو بھیجا گیا تھا۔

(فتح الباری جزء1 صفحہ 194)

اور اس حکم کی تعمیل کی گئی اور تمام ممالک میں ان احادیث کی کاپیاں بھیجی گئیں۔

(جامع بیان العلم وفضلہ جزء1 صفحہ 331)

آپ نے نہ صرف تدوین احادیث نبویہ فرمائی بلکہ اس کی تعلیم واشاعت کے لیے گورنروں اور عمال کو تلقین کی کہ ممالک میں علماء بھجوائے جائیں اور مدرس وعلماء کے لئے وظائف مقرر کیے تاکہ وہ فکر معاش سے بے نیاز ہو کر لوگوں کو اس کی تعلیم دیں اور نہ صرف مدرس وعلماء بلکہ طلباء کے لئے وظائف مقرر کئے۔

(سیرت عمر بن عبدالعزیز لابن عبدالحاکم جزء1 صفحہ 141)

آپ نے تعلیم کے علاوہ لوگوں کی تربیت اور دینی مسائل کے حل کے لئے واعظ اور مفتی مقرر کئے۔

(حسن المحاضرۃ جزء1 صفحہ 298)

سیرت ومناقب صحابہؓ کے متعلق سب سے پہلے آپ نے ہی توجہ فرماتے ہوئے عاصم بن عمر بن قتادہ کو مقرر کیا کہ دمشق کی مسجد میں مغازی اور مناقب صحابہؓ کا درس دیا کریں۔

(تہذیب التہذیب جزء5 ص47)

دیگر علوم کی اشاعت

حضرت عمر بن عبدالعزیز نے صرف کتاب و سنت کی اشاعت پر ہی توجہ نہیں کی بلکہ دیگر علوم و فنون کیلئے بھی تدابیر کیں تا مسلمان دوسرے علوم سے بھی بہرہ ور ہوسکیں۔ ایک یونانی حکیم اہرن القس کی کتاب کا عربی ترجمہ ماسرجیس نے مروان بن حکم کے زمانہ میں کیا تھا جو شاہی کتب خانے میں متروک پڑی تھی۔ آپ نے اسے چالیس روز استخارہ کرنے کے بعد شائع کروا کے ممالک میں تقسیم کر دیا۔

(اخبار العلماء باخبار الحکماء جزء1 ص243)

☆.....☆.....☆.....☆

مکرم امان اللہ امجد صاحب

طرابلس (TRIPOLI) لیبیا کا دارالحکومت

عربی میں اسے طرابلس یا طرابلوس الغرب اور انگریزی میں ٹریپولی کہا جاتا ہے۔ اس کا قدیمی نام اویا (Oea) ہے۔ یہ 32.54 درجے شمال اور 13.11 درجے مشرق میں واقع ہے۔ اسے پہلی صدی میں فونیقیوں (PHOENICIANS) جو مشرقی بحیرہ روم سے بذریعہ سمندر یہاں آتے تھے نے آباد کیا انہوں نے اس گاؤں کے نام پر اویا (OEA) رکھا جو شمالی افریقہ کی ایک تجارتی چوکی کے طور پر مشہور تھا۔ تھوڑی سی تبدیلی کے ساتھ اس نام سے اس وقت بھی دنیا میں تین شہر موجود ہیں مثلاً یونان میں ٹریپولس (Tripolis)، ٹریپولیٹانیا (Tripolitania) اور ٹریپولی (لیبیا) وغیرہ۔

تیسری اور دوسری ق م کی پیونک جنگوں تک یہ شہر کارتھیج کی عملداری میں رہا۔ 146 ق م میں مختصر عرصے کے لیے کارتھیجیوں کو شکست ہوئی۔

46 ق م میں اسے رومی سلطنت میں شامل کر لیا گیا۔ نامور مسلمان جرنیل عامر ابن العباس کی سرکردگی میں 643ء میں یہ مسلمانوں کے قبضے میں آ گیا۔ اگلے 900 برسوں تک یہ شہر مقامی عربوں اور بربروں کی تحویل میں رہا۔ 1146ء میں اس پر سسلی کے شاہ نارمن کا جبکہ 1510ء میں سپین کا اس پر قبضہ ہو گیا۔ 1551ء میں اس شہر پر سلطنت عثمانیہ کی حکومت قائم ہو گئی۔

1654ء میں برطانیہ نے اور 1669ء اور 1672ء میں ولندیزیوں نے اس شہر پر بمباری کر کے اسے شدید نقصان پہنچایا۔ 1711ء میں ایک ترک آفیسر احمد کرمانلی نے اس پر قبضہ کر کے اپنی حکمرانی کا اعلان کر دیا 1804ء میں یہاں امریکہ نے بمباری کی۔

لیبیا نے 1951ء میں آزادی حاصل کی لیکن اس کے باوجود 1969ء کے انقلاب تک اس پر مغربی اثرات پڑتے رہے۔ یہ بحیرہ روم کے ساحل پر واقع لیبیا کا سب سے بڑا شہر ہے۔ سطح بحر سے اس کی بلندی 35 فٹ ہے۔ اس کی آبادی 11 لاکھ سے زائد نفوس پر مشتمل ہے۔

اس شہر کے گردونواح کی زمین بڑی زرخیز ہے اور یہاں ہر قسم کی فصلیں اُگائی جا سکتی ہیں۔ یہاں پھل بکثرت کاشت کئے جاتے ہیں جن میں کھجوریں، زیتون، انجیر اور انگور شامل ہیں۔

قابل دید مقامات

طرابلس میں بہت زیادہ دلچسپی کا حامل علاقہ اس کا بڑا بازار ہے۔ 11-1610ء میں یہاں پر ایک بہت بڑی مسجد کی تعمیر عمل میں لائی گئی جسے عظیم مسجد بھی کہتے ہیں۔ 1510ء کی آتشزدگی سے اس مسجد کو شدید نقصان پہنچا۔ چنانچہ اسے دوبارہ تعمیر کیا گیا۔ اس پر بنے ہوئے گنبدوں کی تعداد 42 ہے۔ طرابلس کی زیادہ مشہور مسجد احمد پاشا کرمانلی کی مسجد ہے۔ مسجد کے کمپلیکس میں ایک دینی مدرسہ ہے۔ طرابلس کی دوسری سب سے اہم عمارت قلعہ کی ہے۔ اس قلعہ نے طرابلس کو حوادث زمانہ سے بچائے رکھا۔ اسے ریڈ پیلس بھی کہا جاتا ہے۔

نیا عجائب گھر بھی دیکھنے سے تعلق رکھتا ہے۔ UNESCO نے اس شہر کے پرانے تعمیراتی حسن کو بحال کرنے کے لیے اسے اقوام متحدہ کے عالمی ورثہ کی فہرست میں شامل کیا ہے۔

1986ء میں امریکی فضائیہ نے یہاں بمباری کی جس سے شہر کو جزوی طور پر نقصان پہنچا۔

1973ء میں یہاں یونیورسٹی کا قیام عمل میں لایا گیا۔ مزید برآں یہاں ریلوے سٹیشن، ٹیلی ویژن سٹیشن، ریڈیو سٹیشن اور بین الاقوامی معیار کا ہوائی اڈہ بھی ہے۔

طرابلس - لیبیا اور اس کا ماحول

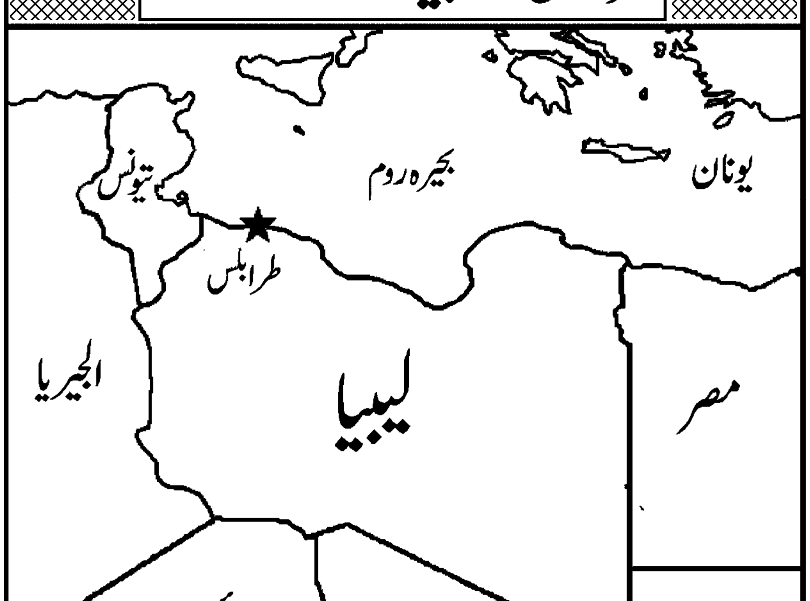

ف-خالد

میرے والد محترم راجہ منور احمد مبشر صاحب

میرے ابو کا نام مکرم راجہ منور احمد مبشر صاحب تھا۔ آپ کی وفات 4 مارچ 2014ء کو کراچی میں ہوئی۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے آپ موصی تھے۔ آپ کی تدفین بہشتی مقبرہ ربوہ میں ہوئی۔

آپ 25 نومبر 1962ء کو کراچی میں پیدا ہوئے۔ آپ راجہ ناصر احمد صاحب سیکرٹری ضیافت کراچی کے سب سے چھوٹے بیٹے، میاں خیر الدین سیکھوانی رفیق حضرت مسیح موعود کے پڑنواسے، مولوی قمر الدین صاحب صدر مجلس خدام الاحمدیہ کے نواسے اور خواجہ صفی الدین قمر صاحب کے چھوٹے داماد تھے۔

آپ PIA میں ملازم تھے اور Material Controler تھے۔ جماعت سے اخلاص کا تعلق تھا۔ آخری وقت تک خلافت سے وفا کا تعلق نبھایا اور مختلف جماعتی عہدہ جات پر کام کرتے رہے۔

آپ نے ہمیشہ دین کو دنیا پہ مقدم رکھا۔ جب بھی جماعت کی طرف سے کوئی بلاوا آتا تو ہر کام چھوڑ کر لبیک کہتے ہوئے پہنچ جاتے۔ ہمیشہ لوگوں میں جماعت کا تعارف کرواتے رہتے تھے۔ آپ کی ایک جنرل سٹور کی دکان تھی۔ جہاں آپ اپنی Job سے چھٹی کے بعد بیٹھتے تھے۔ کئی گاہکوں کو جب پتا چلتا کہ آپ احمدی ہیں تو وہ پوچھتے کہ آپ میں اور ہم میں کیا فرق ہے؟ آپ یہی کہتے کہ جس شخص کا آپ لوگ انتظار کر رہے ہیں وہ آ گیا ہے اور ہم اس کو مانتے ہیں۔

مخالفین اسی کوشش میں لگے رہتے کہ کسی طرح اس کو نقصان ہو یا اس کے گاہک کم ہو جائیں۔ مگر اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہر دن پہلے سے بہترین گزرتا اور برکتوں سے بھرپور ہوتا تھا۔ کبھی کوئی لمحہ مشکل کا آتا تو اللہ تعالیٰ ایسے وسیلے سے مدد کرتا کہ حیرت ہوتی تھی۔ آپ ہمیشہ یہی کہتے تھے بس اللہ پہ بھروسہ رکھو۔ اسی سے مانگو ہمیں تو جماعت کی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے ترقیات عطا کی ہیں۔

چندہ جات کی ادائیگی ہمیشہ قبل از وقت کرتے تھے۔ اگر کبھی دیر ہو جاتی تو فکر لگی رہتی تھی کہ چندے ادا کرنے ہیں۔ جب آپ رات کو گھر آتے تو حضرت مسیح موعود کی کوئی کتاب سنا کرتے تھے۔ میری امی سب بچوں کو پاس بلا لیتی تھیں۔ کوئی پڑھ رہا ہے، کوئی کچن میں کام کر رہا ہے تو سب اس وقت اکٹھے ہو کر امی سے کتاب سنتے تھے۔

جماعت کے ہر پروگرام میں شرکت کرتے تھے ہم جب بھی اجتماع یا جماعت کے دوسرے پروگراموں میں کوئی پوزیشن لیتے تھے تو بہت خوش ہوتے۔ مجھے ہمیشہ وقف نو کے پروگراموں میں خود لے کر جاتے تھے۔ بس یہی سکھایا کہ دین کو دنیا پہ مقدم کرنا ہے۔ بچوں کی تعلیم و تربیت میں آپ کا ہمیشہ ایک خاص حصہ رہا ہے۔ ہر بات کو ایک خاص طریقے سے سمجھاتے تھے۔ ابو کی عادت تھی کہ گھر سے نکل کر سب سے پہلے صدقہ دیتے تھے۔ میں چھوٹی تھی۔ ابو کبھی کبھی مجھے موٹر سائیکل پر سکول چھوڑنے جاتے تھے۔ ہمارے گھر کے باہر کچھ فاصلے پر روزانہ ایک اندھی عورت بیٹھ کر مانگا کرتی تھی۔ ایک دن سکول جاتے ہوئے ابو نے مجھے گھر سے نکل کر 10 روپے دیئے اور اس عورت کی طرف اشارہ کر کے کہا یہ اس کو دینا۔ راستے میں بائیک روکی میں نے اس عورت کو پیسے دیئے وہ دعائیں دینے لگی۔ اس طرح اللہ تعالیٰ کی راہ میں دینا سکھایا۔

ہم سب بہن بھائیوں سے ایک خاص محبت کا تعلق تھا۔ ہر بات بے تکلف کر لیتے تھے۔ مگر جہاں غصہ کرنا ہوتا تھا وہاں غصے سے کام لیتے تھے۔ بہت خوش اخلاق اور ہنس مکھ تھے۔ ہر ایک سے ہنسی مذاق کرتے رہتے تھے۔ ہنستے ہوئے بہت پیارے لگتے تھے۔

ہمارے گھر سے تھوڑا آگے کچھ گھر عیسائیوں کے تھے۔ جب ان کا ایسٹر یا کرسمس آتا تو آپ ان کے بچوں کو پیار کرتے، ان کو پیسے دیتے اور ان کے والدین کا حال پوچھتے کہتے تھے ان کی بھی تو عید ہے نا۔ ان کو بھی عیدی ملنی چاہئے۔ بہت مہمان نواز تھے جو بھی ملنے آتا بغیر کچھ کھلائے پلائے واپس نہ بھیجتے تھے۔

ابو کی وفات پر کثرت سے لوگ افسوس کے لئے آئے کئی لوگوں نے فون پر تعزیت کی۔ سب لوگوں نے بہت تسلی دی۔ سب لوگوں کا دلی طور پر شکریہ ادا کرتی ہوں۔

بلانے والا ہے سب سے پیارا
اسی پہ اے دل تو جاں فدا کر

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 19 مئی 2014ء کو آپ کا نماز جنازہ غائب پڑھائی۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ کو اپنی مغفرت کی چادر میں لپیٹ لے اور جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا کرے۔ ہم سب کا حامی و ناصر ہو اور ہمیں آپ کی نیکیاں آگے بڑھانے والا بنائے۔

آمین

وصایا

ضروری نوٹ

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جارہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو **دفتر بہشتی مقبرہ** کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ

مسل نمبر122812 میں Aminah

زوجہ Hasan Basri قوم .... پیشہ خانہ داری عمر 54سال بیعت 19735ء ساکن Sungai Merah ضلع و ملک Indonesia بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 14دسمبر 2014 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔(1) حق مہر بذریعہ زیور 24 گرام انڈونیشین روپے اس وقت مجھے مبلغ 3لاکھ 50ہزار انڈونیشین روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ۔ Aminah گواہ شد نمبر1۔ Subadri S/o Saepudin گواہ شد نمبر2۔ Hasan Basri S/o Naad

مسل نمبر122813 میں Suparmi

زوجہ Subadri قوم .... پیشہ خانہ داری عمر35 سال بیعت 2009ء ساکن Sungai Merah ضلع و ملک Indonesia بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 15دسمبر 2014 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔(1) حق مہر بذریعہ زیور 8لاکھ انڈونیشین روپے اس وقت مجھے مبلغ 3لاکھ 50 ہزار انڈونیشین روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدرانجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ۔ Suparmi گواہ شد نمبر1۔ Subadri S/o Saepudin گواہ شد نمبر2 Hasan Basri S/o Naad۔

مسل نمبر122814 میں Ismiati

زوجہ Asep Arif A قوم .... پیشہ ملازمتیں عمر43 سال بیعت 1995ء ساکن Serua ضلع و ملک Indonesia بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 10نومبر 2014 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔(1) حق مہر بذریعہ زیور 30 گرام 60لاکھ انڈونیشین روپے (2)Honda Supra انڈونیشین روپے اس وقت مجھے مبلغ 17لاکھ انڈونیشین روپے ماہوار بصورت Salary مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدرانجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ۔ Ismiati گواہ شد نمبر1۔ Asep Ahmad Susaeni S/o E.Abdul Manan گواہ شد نمبر2۔ Bachtiar Husen S/o Husen Sutan

مسل نمبر122815 میں Dewi Sinto Lestari

زوجہ Nasir Ahmad Tampubolo قوم.... پیشہ تدریس عمر 38سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن Manislor ضلع و ملک انڈونیشیا بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ یکم جون 2015 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔(1) حق مہر بذریعہ زیور 5 گرام 5لاکھ انڈونیشین روپے (2) زیور 28.5 گرام 87لاکھ انڈونیشین روپے اس وقت مجھے مبلغ 47لاکھ انڈونیشین روپے ماہوار بصورت Salary مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدرانجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ۔ Dewi Sinto Lestari گواہ شد نمبر1۔ Nasir Ahmad Tampubolon S/ Tatang گواہ شد نمبر2۔ Anwar Tampubolon Hidayatullah S/o H.Djarnuji

مسل نمبر122816 میں Nurul Hafsah

زوجہ Abdul Basit قوم .... پیشہ خانہ داری عمر32 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن Manislor ضلع و ملک Indonesia بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 9جون 2015 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ (1) حق مہر بذریعہ زیور 10 گرام 25 لاکھ انڈونیشین روپے اس وقت مجھے مبلغ 3لاکھ 50ہزار انڈونیشین روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدرانجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ۔ Nurul Hafsah گواہ شد نمبر1۔ Abdul Basit S/o Sutara گواہ شد نمبر2۔ Habibullah Faiz S/o Ahmad Rusdi

مسل نمبر122817 میں Popi Rachma Tunisa

زوجہ Farid Ahmad قوم .... پیشہ خانہ داری عمر38 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن Kemang Parung/ ضلع و ملک Indonesia بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 20اپریل 2015 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ (1) مکان 84Sqm انڈونیشین روپے (2) حق مہر بذریعہ زیور 20 گرام 60لاکھ انڈونیشین روپے (3) 50 Precious Metal گرام انڈونیشین روپے اس وقت مجھے مبلغ 15لاکھ انڈونیشین روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدرانجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ۔ Popi Rachma Tunisa گواہ شد نمبر1۔ Qomaruddin Syahid S/o A.Hindun گواہ شد نمبر2۔ Tatang Hida Yatullah S/o H.Djarunji

مسل نمبر122818 میں Kurnia Irpan

ولد Sodiko قوم .... پیشہ ملازمتیں عمر37 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن Mansilor ضلع و ملک Indonesia بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 2مئی 2015 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ 65لاکھ انڈونیشین روپے ماہوار بصورت Salary مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدرانجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ Kurnia Irpan گواہ شد نمبر1۔ Afid Nurul Anwar S/o Sodiko گواہ شد نمبر2۔ Muinirul Islam Sidik S/o Sodiko

مسل نمبر 122819 میں Hanif Muhammad S

ولد Rahmat قوم .... پیشہ طالب علم عمر18 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن Manislor ضلع و ملک Indonesia بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ یکم مئی 2015ء میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ 3لاکھ انڈونیشین روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدرانجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ Hanif Muhammad S گواہ شد نمبر1۔ Sarma Subandi S/o Djaua گواہ شد نمبر2۔ Rudi Nurhidayat S/o Sadja Maskam

مسل نمبر122820 میں Brahim Ahmad F

ولد Ling Saepudin قوم .... پیشہ طالب علم عمر17 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن Manislor ضلع و ملک Indonesia بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 3مئی 2015ء میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ 1لاکھ 50ہزار انڈونیشین روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدرانجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ Brahim Ahmad F گواہ شد نمبر1۔ Ling Saepudin S/o Mahpudin گواہ شد نمبر2۔ Adi Iram Saputra S/o Udin Atmaja

مسل نمبر122821 میں Yudi Mul Yadin

ولد Ahmad قوم .... پیشہ کاروبار عمر34 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن Manislor ضلع و ملک Indonesia بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 2مئی 2015 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ 10لاکھ انڈونیشین روپے ماہوار بصورت کاروبار مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدرانجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ Yudi Mul Yadin گواہ شد نمبر1۔ Ahmad S/o Casmita گواہ شد نمبر2۔ Yadi Rusyadi S/o M .Ralan

مسل نمبر122822 میں Muhammad Abdulloh

ولد Muslim قوم.... پیشہ طالب علم عمر23 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن Manislor ضلع و ملک Indonesia بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ یکم مئی 2015 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ 3لاکھ انڈونیشین روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدرانجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ Muhammad Abdulloh گواہ شد نمبر1۔ Muslim گواہ شد نمبر2۔ Rudi Hidayat S/o Maskara

مسل نمبر122823 میں Abdul Hadi

ولد Abdul Muhdi قوم .... پیشہ طالب علم عمر17 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن Manislor ضلع و ملک Indonesia بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 2مئی 2015 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ 2لاکھ 50ہزار انڈونیشین روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدرانجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ Abdul Hadi گواہ شد نمبر1۔ Abdul Muhdi S/o Tarja گواہ شد نمبر2

اطلاعات و اعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

تقریب آمین

مکرم مدثر احمد عالم صاحب مربی سلسلہ نتیال ضلع جہلم تحریر کرتے ہیں۔

مورخہ 23 مارچ 2016ء کو نتیال ضلع جہلم میں تقریب آمین ہوئی۔ مکرم نصیر احمد صاحب کی بیٹی شبنم شہزادی نے قرآن کریم ناظرہ کا پہلا دور مکمل کر لیا ہے۔ مکرم شفیق الرحمٰن اطہر صاحب مربی ضلع جہلم نے بچی سے قرآن کریم سنا اور دعا کروائی۔ بچی کو قرآن پڑھانے کی سعادت خاکسار اور خاکسار کی اہلیہ کو ملی۔ بچی حضرت بابا عظیم اللہ صاحب رفیق حضرت مسیح موعود کی نسل سے ہے۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کو قرآن کریم ذوق و شوق سے پڑھنے اور اس پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے نیز ہمیشہ خلافت احمدیہ سے مضبوط تعلق رکھنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

ولادت

مکرم انور ندیم علوی صاحب ایڈووکیٹ دارالنصر غربی اقبال ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے خاکسار کے بیٹے مکرم ڈاکٹر اورنگ زیب علوی صاحب اور بہو مکرمہ مشعل رانا صاحبہ ایڈیلیڈ آسٹریلیا کو مورخہ 16 مارچ 2016ء کو بیٹی سے نوازا ہے۔ بچی کا نام عانیہ علوی تجویز ہوا ہے۔ نومولودہ مکرم ڈاکٹر منور احمد رانا صاحب و محترمہ ڈاکٹر شاہینہ رانا صاحبہ آسٹریلیا کی نواسی اور مکرم چوہدری غلام نبی علوی صاحب نوابشاہ کی نسل سے ہے۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ نومولودہ کو نیک، خادمہ دین، صالحہ اور والدین کیلئے قرۃ العین بنائے۔ آمین

درخواست دعا

مکرم قمر الزمان ابڑو صاحب مربی ضلع لاڑکانہ تحریر کرتے ہیں۔

میرے چھوٹے بیٹے عزیزم توحید احمد ابڑو بعمر ساڑھے چار سال تھیلیسیما کی وجہ سے بیمار ہے اور ماہ ڈیڑھ ماہ بعد خون لگتا ہے۔ ملتان سیال میڈیکل سنٹر سے علاج جاری ہے۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ میرے بیٹے کو شفاء کاملہ وعاجلہ عطا فرمائے اور ہماری جملہ پریشانیوں کو دور فرمائے۔ آمین

مکرمہ فائزہ بشریٰ صاحبہ سعد اللہ پور منڈی بہاؤالدین تحریر کرتی ہیں۔

میرا بھائی مستنصر احمد واقف نو ولد مکرم فضل کریم صاحب بچپن سے ہی شوگر کا مریض ہے۔ دو دفعہ فالج کا اٹیک ہو چکا ہے اور چلنے پھرنے سے قاصر ہے۔ فضل عمر ہسپتال سے علاج جاری ہے۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے جلد صحت یابی عطا فرمائے اور وہ چل پھر سکے۔ آمین

مکرم بلال احمد خان صاحب کارکن دفتر روزنامہ الفضل تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کے ماموں مکرم منظور احمد خان رند صاحب نصرت آباد ربوہ کا گزشتہ ہفتہ ایک آنکھ کا آپریشن ہوا تھا جو کہ کامیاب نہیں ہو سکا ہے اور ان کی بائیں آنکھ کی بینائی ضائع ہو گئی ہے۔ آنکھ اور سر میں شدید درد رہتا ہے۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ انہیں جلد از جلد اس تکلیف سے نجات بخشے اور کامل صحت اور درازیٔ عمر سے نوازے۔ آمین

سانحہ ارتحال

مکرم نعیم احمد گوہر صاحب مربی سلسلہ 219 ر۔ب گنڈا سنگھ والا ضلع فیصل آباد تحریر کرتے ہیں۔

مکرم طیب احمد صاحب ولد مکرم عبدالحی جٹ صاحب جرمنی مورخہ 5 مارچ 2016ء کو بوجہ حرکت قلب بند ہو جانے سے بعمر 23 سال وفات پا گئے۔ مرحوم اللہ تعالیٰ کے فضل سے موصی تھے۔ جسد خاکی کو پاکستان لایا گیا اور مورخہ 13 مارچ 2016ء کو نماز ظہر کے بعد بیت المبارک ربوہ میں مکرم حافظ مظفر احمد صاحب ایڈیشنل ناظر اصلاح و ارشاد مقامی نے نماز جنازہ پڑھائی۔ بہشتی مقبرہ ربوہ میں تدفین کے بعد مکرم ضمیر احمد ندیم صاحب مربی سلسلہ نے دعا کروائی۔ مرحوم مکرم چوہدری عبدالغنی جٹ صاحب آف 61 ج۔ب دھروڑ ضلع فیصل آباد کے پوتے تھے۔ مرحوم نے سوگواروں میں والد مکرم عبدالحی صاحب، والدہ مکرمہ نسرین اختر صاحبہ، بہن نداء اور بھائی طاہر احمد سوگوار چھوڑے ہیں۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم سے مغفرت کا سلوک فرمائے، جملہ لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے اور اپنی رضا کی راہوں پر چلائے۔ آمین

سانحہ ارتحال

مکرم محمد افضل متین صاحب معلم حویلی مجوکہ ضلع سرگودھا تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کے بڑے بھائی مکرم چوہدری شمیم احمد درد صاحب ابن مکرم چوہدری برکت اللہ برکات صاحب کپورتھلوی مرحوم بعمر 42 سال بوجہ یرقان نشتر ہسپتال ملتان میں مورخہ 29 مارچ 2016ء کو وفات پا گئے۔ مرحوم نے عرصہ چھ سال تک اس موذی بیماری کا ڈٹ کر مقابلہ کیا آخر خدا تعالیٰ کی تقدیر غالب آئی۔ اگلے روز احمدیہ قبرستان ملتان میں ان کی نماز جنازہ مکرم رانا سجاد احمد صاحب ایڈووکیٹ صدر جماعت حلقہ لاڑ ضلع ملتان نے پڑھائی اور وہیں تدفین ہوئی۔ مرحوم نے ایک لمبا عرصہ موسیٰ کالونی کراچی میں الیکٹرونکس کی دکان کی والد صاحب کے عمر رسیدہ ہونے کی وجہ سے گھر کا بار اٹھایا اور چھوٹے بہن بھائیوں کو اعلیٰ تعلیم دلوائی اور پرورش کی۔ الیکٹرونکس میں ماہر ہونے کی وجہ سے بیسیوں شاگرد بنائے اور انہیں کام سکھایا۔ حوصلہ اور ہمت کے اوصاف رکھتے تھے مخلص اور فدائی احمدی تھے۔ خلافت سے عقیدت اور پیار تھا روزانہ تلاوت کرتے۔ شادی کے بعد شجاع آباد ضلع ملتان میں شفٹ ہو گئے۔ ان کے 3 بیٹے اور ایک بیٹی ہے اہلیہ کے علاوہ بیمار اور عمر رسیدہ والدہ اور ہم تین چھوٹے بھائی اور دو چھوٹی بہنیں سوگوار چھوڑی ہیں۔

احباب سے درخواست دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ بڑے بھائی کی مغفرت فرمائے، اپنے فضل سے مرحوم کے درجات بلند فرمائے، جملہ لواحقین کو صبر جمیل کی توفیق دے اور ان کی اولاد کا حامی و ناصر ہو۔ آمین

مدرسۃ الحفظ میں داخلہ

مدرسۃ الحفظ میں داخلہ برائے سال 2016ء کیلئے داخلہ فارم یکم اپریل تا 31 مئی 2016ء مدرسۃ الحفظ سے حاصل کئے جا سکتے ہیں۔ داخلہ فارم مکمل کرنے کے بعد مدرسۃ الحفظ میں جمع کروانے کی آخری تاریخ 30 جون 2016ء ہے۔ مقررہ تاریخ کے بعد کوئی فارم وصول نہیں کیا جائے گا۔ نامکمل فارم پر کارروائی ممکن نہیں ہوگی۔ داخلہ فارم حاصل کرنے اور واپس جمع کروانے کا وقت صبح 8 تا 12 بجے ہے۔ تمام احباب سے گزارش ہے کہ مقررہ اوقات میں تشریف لائیں۔ فارم کے ہمراہ مندرجہ ذیل سرٹیفکیٹ لف کریں۔

1۔ برتھ سرٹیفکیٹ کی فوٹو کاپی

2۔ پرائمری پاس رزلٹ کارڈ کی فوٹو کاپی

(انٹرویو کے وقت اصل سرٹیفکیٹ ہمراہ لانا ضروری ہیں)

نوٹ: فارم پر صدر/امیر جماعت کی تصدیق ضروری ہے۔

اہلیت:

1۔ امیدوار کیلئے ضروری ہے کہ 31 جولائی 2016ء تک اس کی عمر 12 سال سے زائد نہ ہو۔

2۔ امیدوار پرائمری پاس ہو۔

3۔ امیدوار نے قرآن کریم ناظرہ صحت تلفظ کے ساتھ مکمل پڑھا ہو۔

انٹرویو

1۔ ربوہ کے امیدواران کا انٹرویو مورخہ 6/اگست کو صبح 6:30 بجے مدرسۃ الحفظ میں ہوگا۔

2۔ بیرون ربوہ کے امیدواران کا انٹرویو مورخہ 7، 8/اگست کو صبح 6:30 بجے مدرسۃ الحفظ میں ہوگا۔

انٹرویو کیلئے امیدواران کی لسٹ مورخہ 5/اگست کو دارالضیافت کے استقبالیہ میں اور مدرسۃ الحفظ کے گیٹ پر آویزاں کر دی جائے گی۔ تمام امیدواران انٹرویو کیلئے آنے سے قبل فائنل لسٹ میں اپنا نام اور وقت چیک کر کے مقررہ وقت پر تشریف لائیں۔

عارضی لسٹ اور تدریس کا آغاز

کامیاب امیدواران کی عارضی لسٹ مورخہ 10/اگست 2016ء کو صبح 9 بجے مدرسۃ الحفظ اور نظارت تعلیم کے نوٹس بورڈ پر آویزاں کر دی جائے گی۔ مورخہ 11/اگست کو کامیاب امیدواران کے والدین سے اجتماعی میٹنگ ہوگی۔ تدریس کا آغاز مورخہ 22/اگست 2016ء سے ہوگا۔

نوٹ: انٹرویو کیلئے قواعد پر پورا اترنے والے امیدواران کو علیحدہ سے کوئی اطلاع نہیں بھجوائی جائے گی۔

جو احباب اپنے بچوں کو داخل کروانے کے خواہشمند ہیں وہ ابھی سے اپنے بچوں کو روزانہ نصف پارہ تلاوت کی عادت ڈالیں اور آخری پارے سے حفظ کروانا شروع کروا دیں۔

(پرنسپل مدرسۃ الحفظ ربوہ)

سانحہ ارتحال

مکرم نعیم احمد گوہر صاحب مربی سلسلہ 219 ر۔ب گنڈا سنگھ والا ضلع فیصل آباد تحریر کرتے ہیں۔

محترمہ شمیم اختر صاحبہ اہلیہ محترم سعید احمد صاحب 219 ر۔ب گنڈا سنگھ والا ضلع فیصل آباد مورخہ 12 مارچ 2016ء کو بوجہ ہارٹ اٹیک وفات پا گئیں۔ محترمہ کی عمر 49 سال تھی اور خدا تعالیٰ کے فضل سے موصیہ تھیں۔ مورخہ 13 مارچ 2016ء کو نماز ظہر کے بعد بیت المبارک ربوہ میں محترم حافظ مظفر احمد صاحب ایڈیشنل ناظر اصلاح و ارشاد مقامی نے نماز جنازہ پڑھائی۔ بہشتی مقبرہ ربوہ میں تدفین کے بعد مکرم ضمیر احمد ندیم صاحب مربی سلسلہ نے دعا کروائی۔ مرحومہ صابرہ و شاکرہ، ہنس مکھ، ملنسار اور جماعتی کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے والی خاتون تھیں۔ مرحومہ نے اپنے پیچھے خاوند مکرم سعید احمد صاحب کے علاوہ چار بیٹے سوگوار چھوڑے ہیں۔ دو بچے جرمنی جبکہ دو بچے گنڈا سنگھ والا ضلع فیصل آباد میں مقیم ہیں۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ سے مغفرت کا سلوک فرمائے اور جملہ لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین

مشہور شہر

کراکس۔ وینزویلا کا دارالحکومت

کراکس، وینزویلا (جنوبی امریکہ) کا دارالحکومت، صنعتی، تجارتی اور ثقافتی مرکز ہے۔ یہ سطح بحر سے 960 میٹر کی بلندی پر واقع ہے۔ اس کا رقبہ 140 مربع کلومیٹر اور آبادی 21 لاکھ سے زائد نفوس پر مشتمل ہے۔

اس کی بنیاد جان راڈریگوئز سواریز (juan rodrigue ez suarez) نے 1561ء میں رکھی۔ اسے 1577ء میں صوبائی دارالحکومت کا درجہ ملا۔ 1595ء میں انگریز دریائی ڈاکوؤں نے اسے تباہ و برباد کر کے رکھ دیا۔ 1755ء اور 1812ء کے زلزلوں نے اس کے ہسپانوی خدوخال کو تباہ و برباد کر کے رکھ دیا۔ تاہم اسے انہی بنیادوں پر پھر تعمیر کیا گیا اور پھر چیچک کی مرض نے سرخ ہندیوں کو ہاتھوں ہاتھ لیا۔

1783ء میں وینزویلا کے قومی ہیرو سائمن بولیور (Simon Bolivar) نے یہیں جنم لیا۔ ان کا انتقال 1830ء میں ہوا اور اسی سال انہوں نے ہسپانیہ کے خلاف پرچم بلند کر کے وینزویلا کو آزادی دلانے میں اہم کردار ادا کیا۔ 1783ء میں ہی صدر انٹانیو گزمین بلانکو (Antonio Guzman Blanco) نے اسے فرانس کے دارالحکومت پیرس کی طرح خوبصورت بنانے کا عزم کیا۔

1936ء میں یہاں تیل دریافت ہوا تو اس شہر کی کایا ہی پلٹ گئی۔

یہ فلک بوس عمارتوں، کھلی شاہراہوں، پارکوں اور باغات کا شہر ہے۔ یہاں درج ذیل قابل دید مقامات ہیں:

کاسانٹال (Casa Natal)

یہ وینزویلا کے قومی ہیرو سائمن بولیور کا مقام پیدائش ہے اور صرف قومی دنوں اور اتوار کو عوام کے لئے کھولا جاتا ہے۔

پینٹیون نیشنل مع آزادی کے ہیرو کا مقبرہ

Panteon National With Tomb of The Liberator

یہ پیر کو بند رہتا ہے جبکہ باقی دنوں میں کھلا رہتا ہے۔

سنٹرو سائمن بولیور

یہ عمارات، مکانات متعدد وزارتوں، میٹرو پولیٹن کیتھیڈرل آرٹ میوزیم پر مشتمل ہے۔

مواصلاتی نظام

شہر کا مواصلاتی نظام انتہائی ترقی یافتہ ہے عوام کی سہولت کے لیے شہر بھر میں بڑی سڑکوں کا جال بچھا دیا گیا ہے۔ شہر میں بسیں چلتی ہیں۔

ٹیکسیاں بھی دستیاب ہیں لیکن یہ بہت مہنگی ہیں۔ کراکس کے ریلوے سٹیشن سے ملک کے دوسرے شہروں تک گاڑیاں جاتی ہیں۔ ٹریفک کے ہجوم کو کم کرنے کے لیے حکومت نے یہاں زیر زمین گاڑیاں بھی چلائی ہیں۔ کراکس کا ائیر پورٹ بین الاقوامی معیار کا ہے اور یہاں آپ دنیا بھر میں کہیں بھی جا سکتے ہیں۔ یہ شہر سے 22 کلومیٹر کی دوری پر ہے۔

تفریحی مقامات

اہم تفریحی مقامات میں ملٹری کلب، کنٹری کلب، گاف کلب، ٹینس، سوئمنگ اور کراکس کے سپورٹس کلب، تھیٹر کلب، نیشنل پارک اور ایسٹ نیشنل پارک قابل ذکر ہیں۔

تعلیمی ترقی

تعلیمی اعتبار سے یہ ایک ترقی یافتہ شہر ہے یہاں ہر قسم کے تعلیمی ادارے ہیں۔ تین یونیورسٹیاں قابل ذکر ہیں جن کا قیام علی الترتیب 1725ء، 1953 اور 1970ء میں عمل میں آیا۔

آب و ہوا

یہاں کی آب و ہوا سخت سرد ہے اس لئے سارا سال گرم کپڑے پہننے پڑتے ہیں۔ یہ سطح بحر سے 1000 میٹر بلند ہونے کی خوشگوار مقام ہے۔

سیاحوں کے لئے رہائشی سہولتیں

شہر میں بہترین رہائشی سہولتیں موجود ہیں۔ شیراٹن ہوٹل یہاں کا بہترین اور بین الاقوامی معیار کا ہوٹل ہے۔ یہ 2000 میٹر کی بلند پہاڑی پر واقع ہے۔ ٹامانا کو (Tamanaco)، پوٹامک (Potomac) بھی کھلے علاقوں میں شامل ہیں۔

زبان

ہسپانوی یہاں کی سرکاری زبان ہے۔ انگریزی بھی کچھ کچھ سمجھی جاتی ہے۔ دفاتر اور دکانوں میں اطالوی، فرانسیسی اور جرمن زبانیں بولی جاتی ہیں۔ کاروبار صبح 8 بجے سے 12 بجے تک اور دوپہر 2 بجے سے شام 6 بجے تک ہوتا ہے۔ البتہ بینک 8 تا 11:30 بجے اور 2 تا 4 بجے کھلتے ہیں۔

خریداری

یہاں آپ چانو سونا (Cochano Gold)، قدرتی موتی، دستی مصنوعات اور سوتی کپڑے کے ملبوسات خرید سکتے ہیں۔ یہاں اشیاء ایک دام پر نہیں بیچی جاتیں لہٰذا ضروری ہے کہ سودے بازی کر لیں۔

(مرسلہ: مکرم امان اللہ امجد صاحب)

☆......☆......☆......☆......☆

وینزویلا اور اس کا ماحول

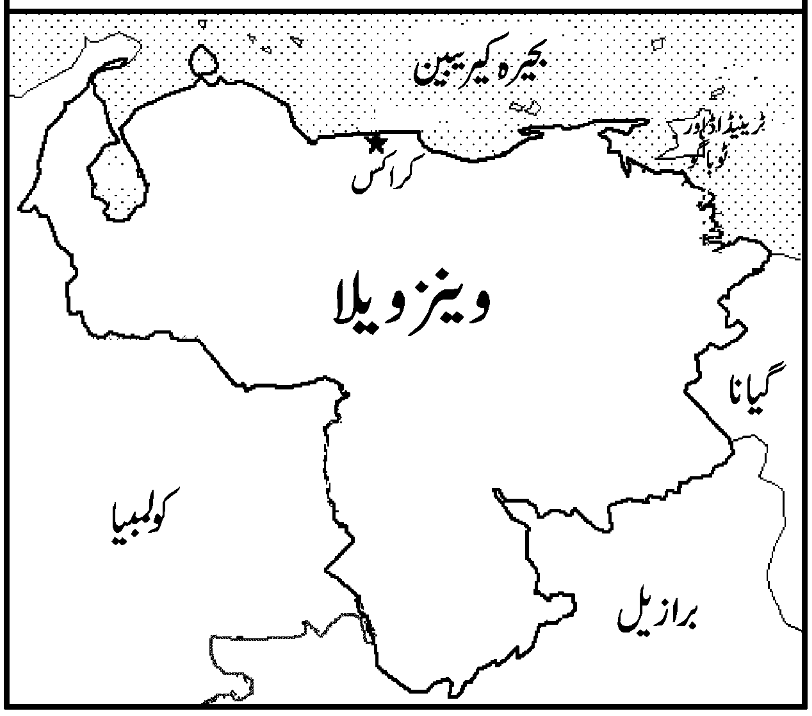

دورہ انسپکٹران روزنامہ الفضل

مکرم رفیع احمد رند صاحب آجکل توسیع اشاعت، وصولی واجبات اور اشتہارات کے لئے بہاولپور، بہاولنگر، لودھراں اور خانیوال کے اضلاع کے دورہ پر اور مکرم احمد حسیب صاحب ضلع لاہور کے دورہ پر ہیں۔

احباب جماعت و اراکین عاملہ اور مربیان کرام سے خصوصی تعاون کی درخواست ہے۔

(مینیجر روزنامہ الفضل)

الفضل میں اشتہار دے کر اپنی تجارت کو فروغ دیں

ربوہ میں طلوع و غروب و موسم 13/اپریل

طلوع فجر	4:18
طلوع آفتاب	5:41
زوال آفتاب	12:09
غروب آفتاب	6:38
زیادہ سے زیادہ درجہ حرارت	35 سنٹی گریڈ
کم سے کم درجہ حرارت	19 سنٹی گریڈ

موسم خشک رہنے کا امکان ہے

اشتہارات، شادی کارڈ، وزٹنگ کارڈ، ربڑ نائیلون کی مہریں بنوانے کے لئے تشریف لائیں۔
خان پرنٹنگ پریس
مندر روڈ، بالمقابل ٹی بی ہسپتال چنیوٹ
طالب دعا: قمر احمد
047-6337152
0333-6711921

اوقات کار: صبح 8:30 تا 1 بجے، شام 4 تا 8 بجے
ناغہ جمعۃ المبارک
ناصر دواخانہ گولبازار ربوہ
047-6212434-6211434

قائم شدہ 1952ء
خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ
خالص سونے کے اعلیٰ زیورات کا مرکز
شریف جیولرز
میاں حنیف احمد کامران
ربوہ 0092 47 6212515
28 لندن روڈ، مورڈن SM4 5BQ
0044 203 609 4712
0044 740 592 9636

طیب احمد
First Flight COURIERS (Regd.)
انٹرنیشنل کوریئر اینڈ کارگو سروس کی جانب سے ریٹس میں حیرت انگیز حد تک کمی دنیا بھر میں سامان بھجوانے کیلئے رابطہ کریں
جلسوں اور عیدین کے موقع پر خصوصی رعایتی پیکجز
72 گھنٹے میں ڈیلیوری تیز ترین سروس کم ترین ریٹ پک اَپ کی سہولت موجود ہے
الریاض نرسری ڈی بلاک فیصل ٹاؤن مین پیکو روڈ لاہور پاکستان
DHL Service provider
0321-4738874
0092-4235167717,35175887

FR-10